81146- بیوی بچوں کو گھر میں قیام اللیل کی نماز سری آواز میں پڑھادی

سوال

میرا ارادہ تھا کہ لیلۃ القدر مسجد میں عبادت کرکے بسر کروں گا، لیکن ایسا نہ کرسکا تو میں نے اپنے گھر میں ہی بیوی بچوں کو نماز تراویح پڑھادی، کیا میری یہ نماز صحیح ہے یا نہیں ؟
اور دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم نے بارہ رکعات ادا کیں جس کی امامت میں نے خود کی اور بلند آواز سے قرآت نہیں کی کیا یہ صحیح ہے، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نماز تراویح گھر میں ادا کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن نماز تراویح باجماعت مسجد میں ادا کرنا افضل ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا ماہ رمضان میں تراویح مسجد میں جاکر ادا کی جائیں یا کہ گھر میں ہی ادا کرلوں، میں امامت تو نہیں کرواتا لیکن مقتدی بن کر تراویح ادا کرتا ہوں، اور قرآن مجید پڑھنا پسند ہے سننے سے میرا پڑھنا افضل ہے، اگر میں گھر میں نماز ادا کروں تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے یعنی نماز تراویح گھر میں ادا کرنا گناہ تو نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" نماز تراویح گھر میں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نفلی نماز ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے مسجد میں باجماعت تراویح ادا کرنا افضل ہے.

اور اس لیے بھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو کچھ راتیں رات کے آخری حصہ تک نماز تراویح پڑھائیں تو کچھ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

اگر آپ ہمیں رات کا باقی حصہ میں نماز پڑھاتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے بھی امام کے جانے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اللہ سبحانہ وتعالی اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھتا ہے "

اسے امام احمد (159/5) اور اصحاب سنن نے ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7/201-202).

دوم :

نماز تراویح میں اصل تو یہی ہے کہ اس میں قرآت جھری کی جاتی ہے، کیونکہ صحابہ کرام سے یہی ثابت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ لوگوں کو تراویح پڑھاتے اوراس میں لمبی قرآت کیا کرتے تھے.

لیکن جھری نمازوں میں جھری قرآت کرنا اور سری میں سری قرآت کرنا امام کے لیے مندوب ہے واجب نہیں، جیسا کہ جمہور اہل علم مالکی اور شافعی اور حنابلہ کے ہاں معروف ہے "

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"جمہور فقہاء کرام کے ہاں جھری نمازوں میں جھری اور سری نمازوں میں سری قرآت کرنا سنت ہے، لیکن احناف کے ہاں یہ جھری میں جھری قرآت کرنا اور سری میں سری قرآت واجب ہے "انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (188/16).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جھری نمازوں میں جھری قرآت کرنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے، اس لیے اگر کوئی شخص جھری نماز میں سری طور پر قرآت کرتا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"جو شخص سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جھری یا سری کے ساتھ مقید نہیں فرمایا، اس لیے جب کوئی انسان واجب کردہ قرآس سری یا جھری طور پر کرے تو اس نے واجب ادا کر لیا لیکن افضل یہی ہے کہ جن نمازوں میں جھری قرآت کرنا مسنون ہے ان میں جھری قرآت کی جائے.

مثلا مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور فجر اور نماز جمعہ اور نماز عید اور نماز استسقاء اور نماز تراویح وغیرہ جو جھری قرآت میں معروف ہیں جھری قرآت کرنا مسنون اور افضل ہے.

اور اگر کوئی شخص عمدا جھری نماز کی امامت میں جھری قرآت نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح تو ہے لیکن ناقص ہوگی، لیکن اگر کوئی منفرد شخص یعنی اکیلا شخص جھری نماز ادا کرے تو اسے جھری یا سری قرآت کرنے کا اختیار ہے.

اس سلسلہ میں دیکھا جائیگا کہ اس کو چست کرنے میں اور اس کے لیے خشوع وخضوع کس میں ہے تو وہ اسی کو ادا کریگا "انتہی

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب (نماز) (218).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ فجر کی دونوں رکعتوں اور نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جھری قرآت کیا کرتے تھے، اس لیے جھری قرآت کرنا سنت ٹھری، اور امت کے حق میں مشروع یہی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کریں.

اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے}.الاحزاب (21).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

اور اگر کوئی شخص جہری نماز میں جہری قرآت نہیں کرتا تو اس نے سنت ترک کی لیکن اس سے اس کی نماز باطل نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (392/6).

خلاصہ یہ ہوا کہ : آپ کی نماز صحیح ہے اور آپ پر کچھ لازم نہیں.

واللہ اعلم.